اکیلا یا "اک" "یلا"

تحریر: سہیل احمد لون

عمران خان جو نہ کبھی میچ فکسنگ اور نہ اسپاٹ فکسنگ میں ملوث پایا گیا اور جس کی قائدانہ صلاحیتوں سے پاکستان 2 بار سیمی فائنل تک رسائی حاصل کرنے کے بعد تیسری بار بالآخر ورلڈ چیمپئن بن گیا۔ شوکت خانم ہسپتال لاہور اور نمل کالج میانوالی اس کے پکے ارادوں اور بلند حوصلوں کا ثبوت ہیں اور ان کو جس خوش اسلوبی سے چلایا جا رہا ہے اس سے عمران خان کے انتظامی امور میں عبور سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ موجودہ دور میں وہ واحد لیڈر ہے جو ہر ایک کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتا ہے حتیٰ کہ بیوروکریسی اور امریکہ تک کو خاطر میں نہیں لاتا۔ یہ اس کے نڈر، دیانتدار اور سچا محبّ الوطن ہونے کی دلیل ہے۔

کرکٹ کے میدان میں کامیابیاں سمیٹنے والا قسمت کا دھنی کپتان جب سیاست کا میچ کھیلنے آیا تو بیچارے کی ایک باری آئی جس میں اسے کھاتہ کھولنے سے پہلے ہی متنازعہ ایل بی ڈبلیو دے کر پھر سے فیلڈنگ پہ لگا دیا گیا اور آج تک تھکا دینے والا طویل اسپل کروا رہا ہے۔ مگر کیا کرے ایک تو وکٹ ڈیڈ ہے اور دوسرا باری لینے والے ڈھیٹ......!

مشرف کے آوٹ ہونے کے بعد سوچا کہ آنے والے نئے بیٹسمینوں کے لئے شاید ریورس سوئنگ کارگر ثابت ہو کیونکہ سیاسی گیند عمران خان کے ہاتھ میں اب 12 سال پرانی ہو چکی ہے۔ مگر نئے باری لینے والے اتنے شریر نکلے کہ انہوں نے سارے فیلڈرز کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا اور اب پانچ سالہ ٹیسٹ ڈرا کھیلنے کی کامیاب منصوبہ بندی سے کھیلتے جا رہے ہیں۔ بڑا شور مچا کہ عمران خان نے نیوٹرل امپائرنگ کیلئے آزاد عدلیہ بحال کروائی۔ مگر شفاف (ECB) الیکشن کمیشن بورڈ کا مطالبہ جوں کا توں ہے۔ جیسے PCB کو ICC چلا رہا ہے اسی طرح الیکشن کمیشن بورڈ ECB کی ڈور پنٹاگون کے ہاتھ میں ہے۔ جو جس کی چاہے ٹرن اور ٹرم فکس کرتا ہے اور ان کی فکسنگ میں ملوث کسی کو معطل نہیں کیا گیا۔ چاہے ان کے پیچھے دی ورلڈ نیوز ہو یا وکی لیکس ......

پنٹاگون ICC کی طرح اتنا ظالم نہیں کہ اپنے پیادوں کو 5 - 7 یا 10 سال کی سزا سنا دے بلکہ ان کو بڑے عیش وعشرت اور ٹھاٹھ سے لندن یا جدہ رکھا جاتا ہے اور پھر بڑی شان وشوکت سے دوبارہ بلکہ تین بارہ کھیلنے کے لئے واپس بلا لیا جاتا ہے۔ سیاسی ٹیموں کو دیکھیں تو ہر ٹیم کا ایک کپتان اور ہر کپتان کی سپر سٹاروں سے بھری ٹیم ہے۔ مگر عمران خان کو دیکھیں تو ٹیم عمران سے شروع ہو کر خان پہ ختم ہو جاتی ہے۔ عمران خان کرکٹ میں ثابت کر چکا ہے کہ وہ غیر معروف کھلاڑیوں کو اٹھا کر دنوں میں سپر سٹار بنا دیتا تھا تو وہی بصارت اور پرکھنے

والی آنکھ سیاسی میدان میں بھی استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔اپنی ذہانت اور بصارت سے سیاسی میدان میں بھی میانداد کی طرح شاطر۔نائب،اعجاز احمد اور شعیب محمد کی طرح پھرتیلے فیلڈرز،سلیم یوسف کی طرح ٹائیگر،قادر کی طرح گگلی کے موجد،وسیم،وقار اور عاقب کی طرح تیز سوئنگ باؤلرز،رمیض اور سعید انور کی طرح اننگز کا پر اعتماد آغاز کرنے والے اوپنرز کی طرز کے سیاسی کھلاڑی اپنی سیاسی ٹیم میں شامل کرنے کی ضرورت ہے جو عمران خان کے ساتھ مل کر ان کرپٹ لیڈروں کی باری کا خاتمہ کر کے ان کو سدا کے لئے پویلین بھیج دیں۔جو اقتصادی،معاشرتی،سماجی،عمرانی،خارجی،داخلی،دفاعی،دینی،قانونی اور انتظامی امور سے واقف ہوں جو عمران خان کی طرح اصلی ڈگری والے تعلیم یافتہ ہوں اور سب سے بڑھ کر مخلص،دیانتدار اور سچے پاکستانی ہوں کیونکہ ابھی تک لوگوں کو یہ پتہ نہیں چل سکا کہ عمران خان کی نمائندگی کون کر رہے ہیں۔اور کوئی تبدیلی یا انقلاب اس وقت تک ممکن نہیں جب تک عمران خان اپنے ساتھ چند ایسے افراد عوام میں روشناس نہیں کروالیتے جن پہ عوام بھی اعتماد کرتی ہو کیونکہ الیکشن میں ہر سیٹ پر عمران خود تو کھڑا نہیں ہو سکتا تو اس کے لئے اسے عوام کو اپنی ٹیم کا تعارف کروانا بہت ضروری ہے۔

عمران کی دیانتداری پر عوام نے ہمیشہ سے ہی بھرپور اعتماد کا اظہار کیا ہے اور انہوں نے اس کا ثبوت حالیہ سیلاب زدگان کے لئے دل کھول کر چندہ دے کر کیا ہے۔یہاں تک کہ اس کے سیاسی مخالفین نے یہ تک کہہ دیا کہ عمران خان کو عوام چندہ تو دے سکتے ہیں مگر ووٹ نہیں تو عوام سے ووٹ لینے کے لئے عمران کو اپنی پارٹی مزید منظم اور وسیع کرنا پڑے گی۔آج کے دور میں سب سے مشکل کام کسی کی جیب سے پیسہ نکلوانا ہے اور وہ بھی بغیر کسی لالچ کے۔تو اگر عمران خان عوام کی جیب سے پیسہ نکلوا سکتا ہے تو اسی عوام سے ووٹ کیوں نہیں لے سکتا۔کمال کی بات یہ ہے کہ پیسہ بھی مڈل کلاس اور لوئر مڈل کلاس نے ہی دیا ہے اور وہی حقیقی طاقت اور اصل اکثریت ہیں۔بس جب ووٹ دینے کی بات آتی ہے تو عوام کو عمران خان کے نمائندوں اور جانشینوں میں عمران والی بات نظر نہیں آتی۔اس معاملے میں اگر ایم کیو ایم والا فارمولا بھی آزمانا پڑے تو کوئی حرج نہیں۔یعنی مڈل اور لوئر مڈل کلاس سے تعلیم یافتہ مگر با کردار افراد کی ٹیم تشکیل دی جائے۔کم از کم ہر بڑے شہر میں ایک یا دو نمائندے تو ایسے ہوں جو عوام کے دل کی آواز ہوں۔اکیلا آفتاب یا مہتاب تو پوری دنیا کو منور کر سکتے ہیں۔مگر انسان کو کچھ کرنے کے لئے دوسرے انسانوں کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

مگر......عمران خان جتنا بھی بہادر،بے باک،نڈر،دیانتدار،انتظامی امور کا ماہر،تعلیم یافتہ،دور اندیش اور محب الوطن سچا پاکستانی ہے جب تک وہ اکیلا ہے۔"اک" "یلا" ہے۔

سہیل احمد لون

سربٹن،سرے

sohailloun@gmail.com